# حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن

کمپوزنگ: محمد ذکی الدین لیاقت (انڈیا)

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور بے درد کافروں نے آپ رضی اللہ عنہ کے کان ناک وغیرہ اعضاء کاٹ دیئے اور سینہ چیر کر دل نکالا اور طرح طرح کے ظلم کئے۔ لڑائی کے ختم پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہیدوں کی لاشیں تلاش فرما کر ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام فرما رہے تھے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا۔ نہایت صدمہ ہوا اور ایک چادر سے ان کو ڈھانک دیا۔ اتنے میں حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں کہ اپنے بھائی کی حالت دیکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ آخر عورت ہیں ایسے ظلموں کو دیکھنے کا تحمل مشکل ہوگا، اُن کے صاحبزادہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اپنی والدہ کو دیکھنے سے منع کرو۔ اُنہوں نے والدہ سے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے یہ سُنا ہے کہ میرے بھائی کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے۔ اللہ کے راستے میں یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ہم اس پر راضی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھتی ہوں اور ان شاء اللہ صبر کروں گی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر اس کلام کا ذکر کیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جواب کو سُن کر دیکھنے کی اجازت عطا کر دی۔ آ کر دیکھا۔ اِنَّا للہ پڑھی اور اُن کے لئے استغفار اور دُعا کی۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ اُحد میں جہاں نعشیں رکھی ہوئی تھیں ایک عورت تیزی سے آ رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو، عورت کو روکو۔ حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ میری والدہ ہیں میں جلدی سے روکنے کے لئے بڑھا مگر وہ قوی تھیں، ایک گھونسا میرے مارا اور کہا: پرے ہٹ۔ میں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تو فوراً کھڑی ہو گئیں۔ اس کے بعد دو کپڑے نکالے اور فرمایا کہ میں اپنے بھائی کے کفن کے لئے لائی تھی کہ میں اُن کے انتقال کی خبر سُن چکی تھی۔ ان کپڑوں میں ان کو کفنا دینا۔ ہم لوگ وہ کپڑے لے جا کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفنانے لگے کہ برابر میں ایک انصاری شہید پڑے ہوئے تھے جن کا نام حضرت سُہیل رضی اللہ عنہ تھا۔ اُن کا بھی کفار نے ایسا ہی حال کر رکھا تھا جیسا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا۔ ہمیں اس بات سے شرم آئی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور انصاری کے پاس ایک بھی نہ ہو۔ اس لئے ہم نے دونوں کے لئے ایک ایک کپڑا تجویز کر دیا۔ مگر ایک کپڑا اُن میں بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ ہم نے قرعہ ڈالا کہ قرعہ میں جو کپڑا جن کے حصہ میں آئے گا وہ اُن کے کفن میں لگایا جائے۔ قرعہ میں بڑا کپڑا حضرت سُہیل رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا اور چھوٹا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا جو اُن کے قد سے بھی کم تھا۔ اگر سر کو ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کی طرف کیا جاتا تو سر کھل جاتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سر کو کپڑے سے ڈھانک دو اور پاؤں پر پتے وغیرہ ڈال دو۔ (خمیس)

ابن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جب دو کپڑے لے کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر پہنچیں تو اُن کے قریب ہی ایک انصاری اسی حال میں پڑے ہوئے تھے تو ایک ایک کپڑے میں دونوں کو کفن دیا گیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کپڑا بڑا تھا۔ یہ روایت مختصر اور خمیس کی روایت مفصل ہے۔

فائدہ: یہ دو جہاں کے بادشاہ کے چچا کا کفن ہے وہ بھی اس طرح کہ ایک عورت اپنے بھائی کے لئے دو کپڑے دیتی ہے اور اس میں یہ گوارا نہیں کہ دوسرا انصاری بے کفن رہے۔ ایک ایک کپڑا بانٹ دیا جاتا ہے اور پھر چھوٹا کپڑا اس شخص کے حصہ میں آتا ہے جو کئی وجہ سے ترجیح کا استحقاق بھی رکھتا ہے۔ غریب پروری اور مساوات کے دعویدار اگر اپنے دعوؤں میں سچے ہیں تو ان پاک ہستیوں کا اتباع کریں جو کہہ کر نہیں بلکہ کر کے دکھلا گئے۔ ہم لوگوں کو اپنے لئے اُن کا پیروکار کہنا بھی شرم کی بات ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]